مودودی اور قرآن

خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند

مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی دامت برکاتہم العالیہ

بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

CA-17 الفلاح ہاؤسنگ سوسائٹی، شاہ فیصل کالونی، کراچی

مودودی اور قرآن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد واله واصحابه اجمعین برحمتك یاارحم الراحمین○ اما بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم۔ واعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا○

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی طرف بلاتا ہے اور باہم تفریق و افتراق سے منع فرماتا ہے۔ جیسا کہ اس آیۂ کریمہ میں ارشاد فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے "اور اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو اور آپس میں پھٹ نہ جانا"

اچھا مسلمان وہی ہے جو مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد کرائے اور ان سے نااتفاقی اور تنازعات دور کرائے۔ مگر آج کل کچھ بدباطن اور بد عقیدہ فرقے ایسے ہیں جو مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی فکر میں ہیں اور ان میں شب و روز افتراق و انشقاق کے بیج بوتے ہیں۔ فرقہ مودودی بھی انہی میں سے ایک ہے جو مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ ان کے امیر مودودی صاحب نے ارشاد فرمایا۔

"جہاں خاندان کے لوگ جاہلیت میں مبتلا ہوں اور راہ راست پر چلنے میں اپنے بھائی بندوں کی مزاحمت کرتے ہوں وہاں فی الواقع جدائی ڈالنا ہمارا کام ہے ایسے اعزا و اقرباء و دوستوں سے اہل ایمان کو ملانا نہیں بلکہ توڑنا اور کاٹنا ہی ہمارے پیش نظر ہے۔" (رسائل و مسائل حصہ اول ص ۳۹۸، مطبوعہ لاہور)

اس عبارت میں تین کلمے قابل غور ہیں:

(۱) جاہلیت (۲) راہ راست (۳) اہل ایمان

"جاہلیت" مودودی صاحب کی اصطلاح میں کفر کا نام ہے۔ تفصیل کے لیے "تجدید و احیائے دین" ملاحظہ فرمائیں وہاں جاہلیت کی اقسام، جاہلیت خالصہ جاہلیت مشرکانہ، جاہلیت راہبانہ وغیرہ کی پوری تفصیل ہے۔

محولہ بالا اقتباس میں انہوں نے "جاہلیت" ہی بیان فرمایا مگر اس کے مقابل "اہل

ایمان" بیان کر کے ان کے کافر ہونے کا اشارہ فرمادیا نیز "راہ راست" بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جو لوگ مودودی صاحب کے ہم مسلک اور ان کے پیرو ہیں وہی ان کے نزدیک اہل ایمان اور راہ راست پر گامزن' باقی سب کافر و بے ایمان ہیں۔ اس کی وضاحت مودودی صاحب کی دوسری تحریر میں موجود ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں :

"جو لوگ تعلیم و تربیت اور اجتماعی ماحول کی تاثیرات کے باوجود ناکارہ نکلیں تکفیر کے ذریعہ (کفر کا فتوئ صادر کر کے) ان کو جماعت سے خارج کر دیا جائے اور اس طرح جماعت کو غیر مناسب عناصر سے پاک کیا جاتا ہے۔"

(جماعت اسلامی حوالہ سیاسی کشمکش جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۱)

اس عبارت سے دو باتیں واضح ہوئیں اول یہ کہ جو شخص مودودی صاحب کا ہم مسلک یا پیرو نہیں وہ کافر ہے۔ دوم جماعت اسلامی کی رکنیت کیلئے مودودی صاحب کے مسلک کی پیروی ضروری ہے۔ پس مودودی جماعت میں تمام افراد و اراکین وہی ہیں جو ان کے پیش کردہ اسلام کے پیرو ہوں اور جو اسکا مخالف ہو وہ کافر ہے۔

آیئے دیکھیں کہ مودودی صاحب کا اسلام وہی ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے پیش کیا یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے جو اسلام پیش کیا اس میں پورے قرآن پر ایمان لانا شرط ہے اور قرآن کریم کی کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ لہذا ہم مودودی صاحب کا اسلام قرآن کریم کی روشنی میں دیکھیں گے۔ اگر وہ قرآن کریم کی تعلیمات کے عین مطابق ہے تو ہم اس کو وہی اسلام کہیں گے اور اگر اس کے مقابل اور مخالف ہے تو ظاہر ہے کہ خدا و رسول کی تعلیمات سے علیحدہ کوئی مذہب ہے۔ اس لیے ہم نے اس کتابچہ کا نام ہی "مودودی اور قرآن" رکھا تاکہ حق اور باطل ظاہر ہو جائے۔ نیز اسلام میں جتنے بھی فرقے ہیں یعنی جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں ان میں جبریہ' قدریہ' معتزلہ' نیچری' خوارج' روافض' بابی چکڑالوی' بہائی و وہابی ہیں۔ ان کے علاوہ قرآن و سنت کی راہوں پر احتیاط و احترام سے چلنے والے اہلسنت و جماعت بھی ہیں۔ کیا مودودی صاحب کی تصانیف سے ظاہر ہے کہ وہ کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی تصانیف کے غائر مطالعہ سے یہ تو پتہ چلتا ہے کہ ان کا تعلق فرقہ وہابیہ سے ہے مگر اس فرقے میں بھی وہ

پورے نظر نہیں آتے مثلاً فرقہ وہابیہ میں دو قسم کے لوگ ہیں ایک مقلد جیسے دیوبندی' دوسرے غیر مقلد جو کہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں۔ اب مودودی صاحب سے پوچھیے کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد تو مودودی صاحب فرماتے ہیں۔

"میں نہ مسلک اہل حدیث کو اس کی تفصیلات کے ساتھ صحیح سمجھتا ہوں اور نہ حنفیت یا شافعیت ہی کا پابند ہوں۔"

(رسائل و مسائل حصہ اول صفحہ ۱۸۹' مطبوعہ لاہور)

یعنی مودودی صاحب نہ مقلد ہیں نہ غیر مقلد' بلکہ اپنے مذہب میں منفرد ہیں۔ اپنے مذہب ہی کو حق اور راست گردانتے ہیں۔ بقیہ سب کو گمراہ اور کافر جانتے ہیں۔ اس لیے ارشاد فرمایا۔

"جو لوگ تعلیم و تربیت اور اجتماعی ماحول کی تاثیرات کے باوجود ناکارہ نکلیں تکفیر کے ذریعہ (کفر کا فتویٰ صادر کر کے) ان کو جماعت سے خارج کر دیا جائے۔"

(سیاسی کشمکش جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۱)

مودودی صاحب جس طرح اپنے مذہب میں منفرد ہیں اسی طرح اپنی ایک منفرد شریعت کے مالک ہیں۔ مثلاً فاتحہ خلف الامام کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"فاتحہ خلف الامام کے بارے میں جو کچھ میں نے تحقیق کیا ہے۔ اس کی رو سے زیادہ صحیح مسلک یہ ہے کہ جب امام بآواز بلند پڑھ رہا ہو تو مقتدی خاموش رہیں اور جب امام آہستہ پڑھ رہا ہو تو مقتدی بھی فاتحہ پڑھیں۔"

(رسائل و مسائل حصہ اول صفحہ ۱۹۳' مطبوعہ لاہور)

مقلدین فاتحہ خلف الامام کو منع کرتے ہیں اور غیر مقلدین اس کا حکم دیتے ہیں۔ مودودی صاحب نے دونوں کے بیچ میں ایک "نیا راستہ" تجویز کیا۔ لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ مودودی صاحب نہ کسی کے مقلد ہیں اور نہ ہی غیر مقلد ہیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ "لمذهب واحد من غير تعصب"

اس کا مطلب مولوی خرم علی صاحب بیان کرتے ہیں:

"اور ائمہ مذاہب اربعہ کو ایک جانے بدون تعصب کے"

ف : چونکہ جمہور اہلسنت کے نزدیک مذاہب اربعہ میں حق دائر ہے۔
(القول الجمیل شرح شفاء العلیل صفحہ ۱۷۶)

نیز طحطاوی علی الدر المختار میں ہے :

هذا الطائفة الناجية قد اجمعت اليوم فى مذاهب اربعة وهم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون رحمهم الله تعالىٰ ومن كان خارجا عن هذه الاربعة فى هذا الزمان فهو من اهل البدعة والنارO

یعنی نجات پانے والا گروہ چار مذاہب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی میں جمع ہے اور جو ان چاروں سے خارج ہے وہ بدعتی و جہنمی ہے اور یہی سواد اعظم ہیں جس کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا :

اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فى النارO

تم سواد اعظم (بڑی جماعت) کی پیروی کرو جو جماعت سے علیحدہ ہوا وہ جہنم میں علیحدہ کیا گیا۔ (مشکوٰۃ ابن ماجہ باب الاعتصام)

حقیقت میں یہی مومنین کی راہ ہے۔ اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے :

ومن يشاقق الرسول من بعد ماتبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ماتولى ونصله جهنم وساء ت مصيراO (پ ۵ سورۃ النساء)

اور جو رسول کے خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ قرآن حکیم اتحاد و اتفاق کا حکم دے رہا ہے اور مودودی صاحب تفریق ڈالنے اور لڑانے میں مصروف ہیں اور سب سے جدا راہ چل کر اسلام کی خدمت نہیں کر رہے بلکہ اسلام میں ایک جدید فرقہ کا اضافہ کرتے ہیں۔

قرآن کریم مسلمانوں کو عیب جوئی اور غیبت سے منع فرماتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :

يايها الذين امنوا اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا يغتب بعضكم بعضاء ايحب احدكم ان ياكل لحم اخيه ميتا فكرهتموهO

(پ ۲۶ سورۃ الحجرات)

اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں ایک صاحب ہوا (بدمذہب) دوسرا فاسق معلن تیسرا بادشاہ ظالم' یعنی ان کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں (ادارہ)

یہ تو قرآن حکیم کا حکم ہے کہ عیب جوئی نہ کرو اور نہ کسی کی غیبت مگر مودودی صاحب کی تصانیف ان باتوں سے بھری ہیں' جیسے ان کا پیشہ ہی عیب جوئی اور غیبت کرنا ہے۔ مودودی صاحب کی آتش قہر نے مسلمانوں کو اور ان کے قلم کی مار نے بزرگان دین کو نشانہ بنایا جس کی تفصیل کیلئے دفتر درکار ہیں۔ یہاں بطور نمونہ مشتے از خروارے سپرد قلم کیا جاتا ہے۔ اپنی کتاب "تجدید واحیائے دین" میں لکھتے ہیں:

جاہلیت مشرکانہ نے عوام پر حملہ کیا اور توحید کے راستے سے ہٹا کر ان کو ضلالت کی بے شمار راہوں میں بھٹکا دیا۔ ایک صریح بت پرستی تو نہ کی باقی کوئی قسم شرک کی ایسی نہ رہی جس نے مسلمانوں میں رواج نہ پایا ہو۔ (مطبوعہ لاہور صفحہ ۳۹)

سب جانتے ہیں کہ ایمان کا دارومدار "توحید و رسالت" پر ہے جو توحید سے ہٹ گیا وہ کافر ہو گیا۔ مودودی صاحب ایک صریح بت پرستی کے سوا شرک کی تمام اقسام مسلمانوں میں بتاتے ہیں جس سے واضح ہوا کہ عام مسلمان کا فرد مشرک ہیں اور صرف آج ہی کے مسلمان مشرک کیوں ہیں۔ مودودی صاحب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو بھی معیاری مسلمان نہیں سمجھتے' ماوشما تو کجا' فرماتے ہیں:

"حقیقت یہ ہے کہ عامی لوگ نہ کبھی عہد نبوی میں معیاری مسلمان تھے اور نہ اسکے بعد ان کو معیاری مسلمان ہونے کا فخر حاصل ہوا۔" (تفہیمات حصہ اول صفحہ ۲۷۹)

ظاہر ہے کہ عہد نبوی میں جو بھی مسلمان ہوئے صحابی ہی کہلائے مگر مودودی صاحب

کی عیب جوئی کا ان کو بھی معیاری مسلمان نہیں دیکھتی۔ بزرگان دین کے بارے میں ان کے فتوے ان کی کتابوں میں کثرت سے ہیں۔ مثلاً حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"پہلی چیز مجھ کو حضرت مجدد الف ثانی کے وقت سے شاہ صاحب (شاہ ولی اللہ) اور ان کے خلفاء تک تجدیدی کام میں کھٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے تصوف کے بارے میں مسلمانوں کی بیماری کا پورا اندازہ بھی نہیں لگایا اور نادانستہ ان کو پھر وہی غذا دیدی جس سے مکمل پرہیز کی ضرورت تھی۔" (تجدید واحیائے دین صفحہ ۱۹۹)

اس عبارت میں حضرت مجدد الف ثانی ہی نہیں بلکہ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے خلفاء شاہ عبدالعزیز صاحب وغیرہ دین کے سب سمجھنے والوں کو نشانہ بنایا جن حضرات نے مسلمانوں کو دین اس کی اصل کے مطابق پہنچایا' دین کی تجدید کی ذمہ داری سنبھالی خدا و رسول کے احکام و ارشادات کو اہل اسلام کے قلوب واذہان پر راسخ کیا مودودی صاحب ان کے خلاف فتویٰ بازی کا نیا ریکارڈ قائم کر رہے ہیں۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت اور جلالت علمی سے مسلمان خوب واقف ہیں ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

"امام غزالی کے تجدیدی کام میں علمی اور فکری حیثیت سے چند نقائص بھی تھے اور وہ تین عنوان پر تقسیم کئے جاسکتے ہیں ایک قسم ان نقائص کی جو حدیث کے علم میں کمزوری ہونے کی وجہ سے ان کے کام میں پیدا ہوئی دوسری قسم ان نقائص کی جو ان کے ذہن پر عقلیات کے غلبہ کی وجہ سے تھے' اور تیسری قسم ان نقائص کی جو تصوف کی طرف ضرورت سے زیادہ مائل ہونے کی وجہ سے تھے۔" (ایضاً صفحہ ۷۲۔۷۳)

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمانوں کے مسلم امام اور ولی کامل تھے' ان کی جلالت علمی کا آفتاب آج بھی چمک رہا ہے۔ مگر مودودی صاحب کو ان میں بھی نقائص ہی نقائص نظر آتے ہیں۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ان کی عظمت شان اور تبحر علمی دیکھ کر مودودی صاحب کے سینہ میں آتش حسد بھڑکی اور سیاہی کی شکل میں یہ کلمات ظاہر ہوئے۔ یعنی ایک ذرہ نے آفتاب کے منہ آنے کی کوشش کی، لکھتے ہیں :

"امام غزالی کے نام ہی سے لوگ مرعوب ہیں وہ جو چاہیں انہیں بناکر رکھ دیں وہ فلسفہ یونان کے چکر سے آخر تک نہ نکل سکے انہوں نے حقیقت نبوت کو سمجھنے میں غلطی کی۔"

(جماعت اسلامی صفحہ ۲۰ مطبوعہ سکھر حوالہ ترجمان القرآن ج ۸ ۷ صفحہ ۳۲۴)

مودودی صاحب ان علماء اور اولیاء کے بارے میں زہر افشانی کر رہے ہیں جن کی مدح قرآن کریم بیان فرمارہا ہے۔ (انما یخشی اللہ من عبادہ العلمو (پ ۲۲ سورۃ فاطر)

یعنی اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ان کی مدح فرمائے مگر مودودی صاحب ان کی مذمت کریں اور برائیاں گنوائیں اور تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک بنائیں اور صاف صاف لکھ دیں کہ "ایک صریح بت پرستی تو نہ ہو سکی باقی کوئی قسم شرک کی ایسی نہ رہی جس نے مسلمانوں میں رواج نہ پایا ہو" حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

لولا اذسمعتموہ ظن المومنون والمؤمنات بانفسھم خیرا و قالوا ھذا افک مبین○ (پ ۱۸ سورۃ النور)

"یعنی کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور یہ کہتے کہ یہ کھلا بہتان ہے۔" اس آیت کریمہ میں بدکاری اور گناہ کے بارے میں حسن ظن کا حکم دیا جارہا ہے مگر مودودی صاحب شرک جیسی اخبث شئی کو مسلمانوں پر زبردستی تھوپ رہے ہیں۔ یہ احکام قرآن کا مقابلہ کرنا ہی نہیں بلکہ اس کے خلاف جدوجہد کرنا ہے۔ مسلمان تو مسلمان ہیں مودودی صاحب تو صحابہ کرام کو بھی معیاری مسلمان نہیں مانتے اور لکھتے ہیں :

"حقیقت یہ ہے کہ عام لوگ نہ کبھی عہد نبوی میں معیاری مسلمان تھے۔"

عہد نبوی کے مسلمان صحابہ کرام جن کے بارے میں قرآن جگہ جگہ بیان فرمائے۔

والزمهم کلمة التقویٰ وکانوا احق بها واهلها وکان الله بکل شئی علیماo
(پ۲۶ سورۃ الفتح)

اور اللہ نے پرہیزگاری کا کلمہ(۱) ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل(۲) تھے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔"

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه واعدلهم جنت تجری تحتها الانهر خلدین فیها ابداء ذالك الفور العظیمo (پ ۱۱ سورۃ التوبہ)

ترجمہ: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے"

اللہ تعالیٰ تمام صحابہ سے راضی ہونے کی بشارت جلیلہ دے رہا ہے ان کی عظیم کامیابی کی خبر سنا رہا ہے مگر مودودی صاحب ان سے ناراض اور نالاں نظر آتے ہیں ان کو معیاری مسلمان بھی نہیں سمجھتے۔ مودودی صاحب کا نشتر قلم کسی اللہ کے پیارے کو نہیں چھوڑتا خدا جنہیں نبوت و رسالت سے نواز چکا ہے یا جن سے راضی ہو گیا یا جن کا دوست بن گیا ان میں سے کوئی ایسا نہیں جس کو مودودی کے قلم نے زخمی نہ کیا ہو انبیاء و مرسلین بھی ان کے قلم کی مار سے محفوظ نہ رہے پھر صحابہ کرام کیوں محفوظ رہتے اگر وہ عام و خاص کی تفریق کی بنا پر عوام صحابہ کو معیاری مسلمان نہ ہونے کا حکم جاری فرماتے ہیں تو جن کو خاص سمجھ کر اس وقت بچایا تھا ان کی عظمت کو بھی مجروح کئے بغیر نہ چھوڑا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اسلام کی عاقلانہ ذہنیت کسی ضعیف سے ضعیف غیر اسلامی جذبہ کی شرکت بھی گوارا نہیں کر سکتی اور اس معاملہ میں اس قدر نفس کے میلانات سے متنفر ہے کہ

۱۔ کلمۂ تقویٰ سے مراد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔
۲۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دین اور نبی ﷺ کی محبت سے مشرف فرمایا تھا۔ (ادارہ)

حضرت خالد جیسے صاحب فہم انسان کو اس کی تمیز مشکل ہوگئی۔" (ترجمان القرآن ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ)

یہ وہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کو "سیف اللہ" کا خطاب ملا ان کے بارے میں مودودی صاحب کی عبارت ایک رندانہ جسارت ہے۔ سیدنا عثمان غنی اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مودودی صاحب لکھتے ہیں :

"ایک طرف حکومت اسلامی کی تیز رفتاری اور وسعت کی وجہ سے کام روز بروز زیادہ سخت ہوتا جارہا تھا اور دوسری طرف حضرت عثمان جن پر اس کار عظیم کا بار رکھا گیا تھا ان خصوصیات کے حامل نہ تھے جو ان کے جلیل القدر پیش روؤں کو عطا ہوئی تھیں اسلئے ان کے زمانہ خلافت میں جاہلیت کو اسلامی نظام اجتماعی کے اندر گھس آنے کا موقع مل گیا حضرت عثمان نے اپنا سر دیکر اس خطرے کا راستہ روکنے کی کوشش کی مگر وہ نہ رکا اسکے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور انہوں نے اسلام کے سیاسی اقتدار کو جاہلیت کے تسلط سے بچانے کی انتہائی کوشش کی مگر انکی جان کی قربانی بھی اس انقلاب معکوس کو نہ روک سکی۔"

(تجدید و احیائے دین صفحہ ۳۶)

اس اقتباس میں سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو جو کچھ کہا وہ ظاہر ہی ہے کہ "حکومت اسلامی (خلافت راشدہ) کی تیز رفتاری اور وسعت کے وقت ان کے جلیل القدر پیش روؤں (صدیق و عمر) کو منتخب کرنا چاہئے تھا۔ قبل اس سے کہ ان حضرات کا انتخاب عمل میں آتا در حقیقت یہ اللہ عزوجل پر ایک حملہ کیا۔ اللہ تعالیٰ حاکم مطلق ہے اور ہر چیز پر قادر ہے اسلامی حکومت حقیقتاً اللہ کی حکومت ہے۔ تو مودودی صاحب کو صاف صاف لکھ دینا تھا کہ (معاذ اللہ) اللہ عزوجل نے اپنی حکومت کا نظم ایسے لوگوں کے سپرد کردیا جو اس کے اہل نہ تھے مگر انہوں نے صاف صاف تو ایسا نہ لکھا حالانکہ محولہ بالا اقتباس سے نتیجہ یہی اخذ ہوتا ہے۔

اب قرآن سے پوچھو کہ ان کا مرتبہ کتنا بلند ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے :

الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون

اللہ ورسولہ اولئک ھم الصدقون٥ (پ۲۸ سورہ حشر)

"جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ ورسول کی مدد کرتے ہیں وہی سچے ہیں" اللہ تعالیٰ تو ان سے راضی ہے وہ مدح بیان فرمارہا ہے اور "مفکر اسلام" کہلوانے والوں کو ان سے حسد وعناد ہے لہٰذا ان کی مذمت میں لگے ہوئے ہیں۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مودودی صاحب لکھتے ہیں:

"اس جگر گداز خبر کو سن کر آں حضرت ﷺ نے وفات پائی حضرت عمر جیسا اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان بھی وفور جذبات میں توازن کھودیتا ہے۔" (ترجمان القرآن ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ)

اللہ تعالیٰ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

یایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین٥ (پ۱۰ سورہ انفال)

"اے غیب کی خبریں بتانے والے (بنی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے۔" سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمومنین (ایضاً)

"وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا۔"

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مودودی صاحب یوں رقمطراز ہیں:

"ایک مرتبہ صدیق اکبر جیسا بے نفس اور متورع اور سراپا للہیت انسان بھی اس کو پورا کرنے سے چوک گیا۔" (ترجمان القرآن ۱۳۵۷ھ)

یوں تو قرآن حکیم میں جہاں بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذکر خیر ہے اس میں یہ حضرات خلفاء راشدین بھی داخل ہیں مگر اس کے باوجود بھی اللہ جل حمدہ نے ان حضرات کے خصوصی اذکار بیان فرمائے۔ مثلاً صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا جاتا ہے:

والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون٥ (پ۲۳ سورۃ الزمر)

"اور وہ جو سچ لیکر تشریف لائے اور جنہوں نے ان کی تصدیق کی وہی ڈر والے ہیں"

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے :

ثانی اثنین اذهما فی الغار (سورۃ التوبہ)

"صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے" ماسوا ان کے اور بھی کئی آیات صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئیں مگر مودودی صاحب ان کی غلطیاں نکال رہے ہیں۔

یہ تو صحابہ کرام اور خلفاء راشدین کے بارے میں مودودی صاحب کے اعتقادات کا عکس تھا اب انبیاء و مرسلین کے بارے میں ان کی بد تہذیبیاں ملاحظہ ہوں لکھتے ہیں۔

"انبیاء علیہم السلام وحی آنے سے پہلے جو علم رکھتے تھے ان کی نوعیت عام انسانی علوم سے کچھ مختلف نہ ہوتی تھی"

(رسائل و مسائل حصہ اول صفحہ ٦٥)

حالانکہ قرآن حکیم میں حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ مذکور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شہادت موجود ہے عیسیٰ علیہ السلام نے پالنے ہی میں فرمایا۔

قال انی عبد [illegible] لکتاب وجعلنی نبیاO (پ١٦ سورۂ مریم)

"میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔"

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مودودی صاحب رقمطراز ہیں :

"نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا۔"

(ایضاً صفحہ ٢٨)

جبکہ انبیاء علیہم السلام کا معصوم ہونا قبل از نبوت اور بعد از نبوت ایمانی ایقانی مسئلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

قال لاینال عهد الظلمینO (پ ا سورۂ بقرہ)

"فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا" بقول مودودی صاحب کے اگر وہ ظالم یعنی گناہ گار تھے تو نبوت کیسے مل گئی۔

مندرجہ بالا عبارت میں مودودی صاحب نے موسیٰ علیہ السلام کو بہت بڑا گناہ کرنے والا کہا۔ ایک دوسری جگہ تحریر کرتے ہیں :

"یہ کیا بات ہوئی کہ ایک ملنگ ہاتھ میں لاٹھی لئے آکھڑا ہوا اور کہنے لگا میں رب العلمین کا رسول ہوں۔" (ترجمان القرآن مئی ۱۹۶۵ء صفحہ ۳۴)

ایک جگہ لکھتے ہیں: "پھر اس اسرائیلی چرواہے کو دیکھئے" (تفہیمات حصہ اول ص ۲۹۴)

مودودی صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملنگ، بڑا گناہ کرنے والا اور اسرائیلی چرواہا لکھیں اور اللہ عزوجل موسیٰ علیہ السلام کی شان میں فرماتا ہے:

یایها الذین امنوا لا تکونوا کالذین اذوا موسیٰ فبرأه الله مما قالوا وکان عندالله وجیها ○ (پ ۲۲ سورۂ احزاب)

"یعنی اے ایمان والو ان جیسے نہ ہوجانا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے انہیں بری فرمادیا اس بات سے جو انہوں نے کہی اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے"

وہاں وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے ستانے والے تھے جن کا ذکر اللہ نے فرمایا یہاں مودودی صاحب موسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں طرح طرح کی گستاخیاں کرکے ان کو ستارہے ہیں بلکہ ان کی یہ لڑائی تو خداوند کریم و قدوس سے معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل ان کو آبرو والا بتائے اور یہ گناہ گار "ملنگ" اور "چرواہا" لکھیں۔

حضور سرور کائنات ﷺ کے بارے میں مودودی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"اس ان پڑھ صحرا نشین نے حکمت اور دانائی کی باتیں کہنا شروع کردیں" (ایضاً ص ۲۴۷)

اور لکھا:

"جو ایک ان پڑھ بدوی کو ایک ملک کا نہیں تمام دنیا کا ایک زمانہ کا نہیں تمام زمانوں کا لیڈر بنادے۔ (ایضاً صفحہ ۲۴۱)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

"غور کیجئے چودہ سو برس پہلے کی تاریک دنیا میں عرب جیسے تاریک تر ملک کے ایک گوشہ میں ایک گلہ بانی اور سوداگری کرنے والے ان پڑھ بادیہ نشین کے اندر یکایک اتنا علم اتنی روشنی اتنی طاقت اتنے کمالات اتنی زبردست تربیت یافتہ قوتیں پیدا ہوجانے کا کونسا ذریعہ تھا۔" (ایضاً صفحہ ۲۵۴)

ایک اور مقام پر مودودی صاحب لکھتے ہیں:

"یہ قانون جو ریگستان عرب کے ایک ان پڑھ چرواہے نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔"
(کتاب پردہ صفحہ ۱۵۰)

مودودی صاحب کی بد تہذیبی اور گستاخی ملاحظہ ہو کہ صاحب مقام محمود فخر موجودات، سید الانس والجان کے بارے میں کہیں "ان پڑھ بدوی" کہیں "ان پڑھ صحرا نشین" کہیں "صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ بادیہ نشین" کہیں "ان پڑھ چرواہا" تحریر کررہے ہیں اور برابر شائع کرارہے ہیں اور کچھ لوگ انہیں "مفکر اسلام" کہتے ہیں یہ اسلام ہے کہ اس شخصیت کی تضحیک میں زبان و قلم کو بلگنٹ چھوڑ دیا جائے جس کی ثنا و مدحت کا نام قرآن پاک ہے جس کا مداح خود خالق و مالک حقیقی ہے۔

یہ مودودی صاحب کے دل کا روگ "حسد" بغض و عداوت کی دلیل ہے کہ ایسے اللہ کے محبوب "دونوں عالم کے تاجدار" مالک رقاب الامم، شفیع المذنبین، و رحمۃ للعالمین ﷺ جن کی نعت اللہ عزوجل قرآن میں فرمائے اور طرح طرح کے خطابات سے خطاب فرمائے کہیں "یٰس" کہیں "مزمل" کہیں "مدثر" کہیں "یا ایھا النبی" کہیں "یا ایھا الرسول" کہیں "رحمة للعالمین" کہیں "بالمؤمنین رؤف رحیم" فرمائے اور مسلمانوں کو حکم فرمائے۔

لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا (سورۃ النور)

"یعنی رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے" اللہ جو احکم الحاکمین ہے اس کو یہ بھی گوارا نہیں کہ آدمی جس طرح ایک دوسرے کو پکارتا ہے اس طرح اس کے پیارے رسول کو پکارا جائے مگر مودودی صاحب کو اللہ جل مجدہ کے احکام سے کد ہے "اس کے محبوب سے دشمنی ہے کہ وہ توہین آمیز الفاظ سے ذکر سرکار کرتے ہیں" اگر کوئی مودودی صاحب کو جاہل، گنوار، نالائق، بدتمیز و ناہنجار کہدے تو ان کے آگ لگ جائے اگر جل کر راکھ نہ ہوئے تو کوئلہ ضرور بن جائیں گے۔ مگر انبیاء مرسلین کی شان میں ایسے الفاظ لکھتے ہوئے انہیں شرم نہیں آتی رسول دشمنی کی وجہ سے خدا کے حکم کی اتنی منہ زور مخالفت اس سے زیادہ اور کیا ہوگی۔

اب سوال یہ ہے کہ مودودی صاحب نے ایک مسلمان سے لیکر انبیائے مرسلین تک

تمام اللہ کے پیاروں کی جناب میں گستاخیاں کیں ان کی برائیاں لکھیں تو کسی کو اچھا بھی کہا ہے؟ میں عرض کرونگا کہ ہاں مودودی صاحب نے اچھا بھی کہا ہے مگر اپنوں کو مثلاً گوتم بدھ 'کرشن' رام چندر' کنفیوشس زردشت وغیرہ کو اچھا کہا ہے! مودودی صاحب گوتم بدھ کے بارے میں لکھتے ہیں؟

"بدھ مذہب کے نہایت گہرے مطالعہ سے صرف اتنا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس اولوالعزم انسان نے برہمنیت کے بہت سے نقائص کی اصلاح کی" (تفہیمات حصہ دوئم ص ۱۱)

جائے غور ہے کہ سرکار دوعالم وہادی اعظم ﷺ کو ان پڑھ چرواہا کہا اور گوتم بدھ کو اولوالعزم انسان بتایا جارہا ہے۔ رام چندر کے بارے میں لکھتے ہیں:

"رامائن کے مطالعہ سے صاف مترشح ہوتا ہے کہ رام چندر جی محض ایک انعان تھے نیک دل' انصاف' شجاعت' فیاضی' تواضع' حلم اور ایثار میں کمال کا مرتبہ توانہیں ضرور حاصل تھا مگر الوہیت کا شائبہ تک ان میں نہ تھا۔" (ایضاً صفحہ ۱۱۔۱۲)

مسلمانو! انصاف مودوذی صاحب کا احترام بزرگان ملاحظہ ہو۔ سیدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پورا کرنے سے چوک جانے والا' اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وفور جذبات میں توازن کھودینے والا' اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خصوصیات امور خلافت کا حامل نہ جاننے والا' سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو ملنگ کہنے والے اور گناہ کبیرہ کا مرتکب بتانے والا' اور حضور سید المرسلین ﷺ کو ان پڑھ چرواہا اور بدوی کہنے والے مودودی صاحب اپنے عظیم دیوتا رام چندر کو نیک دل' انصاف' شجاعت' فیاضی تواضع' حلم اور ایثار وغیرہ صفات کمال میں مرتبہ کمال ثابت فرمارہے ہیں۔ یہ اپنے مذہبی بزرگوں کا احترام ہے۔

یہاں رام چندر جی کی صرف الوہیت (یعنی خدا ماننے کا انکار) باقی صفات مذکورہ میں ان کے مرتبہ کمال کا خطبہ دیا۔ کرشن کے بارے میں لکھتے ہیں:

"سری کشن اس معاملہ میں دونوں سے زیادہ مظلوم ہیں۔ بھگوت گیتا تحریف و تنسیخ کے کئی عملوں سے نکل کر جس شکل میں ہم تک پہنچی ہے اس کے عمیق مطالعہ سے کم از کم معلوم ہوتا ہے کہ کرشن جی ایک موحد تھے۔" (ایضاً صفحہ ۱۲)

مودودی صاحب افراد جماعت اسلامی کے سوا سارے زمانے کے مسلمانوں کو مشرک جانتے ہیں اور مشرک کا مقابل موحد ہے۔ پس افراد جماعت اسلامی جو مودودی صاحب پر کامل ایمان رکھتے ہیں صرف وہ ہی موحد ہیں۔ ان کی توحید میں ان کے بزرگ دیوتا کرشن جی برابر کے شریک ہیں چنانچہ مودودی صاحب کرشن جی کو بھی موحد ثابت فرمارہے ہیں یہ ان کی مذہبی اخوت ہے۔

• قرآن و حدیث میں تو کرشن و رام چندر کا ذکر صراحۃً نہیں ہے البتہ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو مکتوبات امام ربانی جلد اول۔ مکتوب صد شصت و ہفتم :

"رام و کرشن و یا نند آنہا کہ الہیہ ہنود انداز کمینہ مخلوقات دے انداز مادر و پدر زائیدہ اند رام پسر جسرت وبرادر لچھمن و شوہر سیتاہر گاہ رام زوجہ خود را نگاہ نتواند داشت غیرے راچہ مدد نماید۔"

ترجمہ یعنی: رام و کرشن اور ان کے سوا ہندوؤں کے جو اور دیوتا ہیں اللہ تعالیٰ کی ذلیل ترین مخلوق میں سے ہیں اور ماں باپ سے جنے ہوئے ہیں رام جسرت کا بیٹا اور لچھمن کا بھائی اور سیتا کا شوہر ہے جبکہ رام خود اپنی بیوی کو نہ بچاسکا تو کسی دوسرے کی کیا مدد کریگا۔ پھر اسی مکتوب میں فرماتے ہیں :

"الہیہ ہنود خلق را بعبادت خود را تلقین کردہ اند خود را الہ دانستہ ہر چند پروردگار قائل اندا ما اور او رخود حلول و اتحاد اثبات کردہ اند و ازین جہت خلق رابعبادت خود می خوانند و خود را الہ گویا ئندہ اند و در محرمات بے تحاشی افتادہ گم آنکہ الہ از ہیچ چیز ممنوع نیست او خلق خود ہر تصرفے کہ خواہد بکند 'اقسام این تخیلات فاسدہ بسیار دارند ضلوا فاضلوا۔"

یعنی ہندوؤں کے ان دیوتاؤں نے مخلوقات کو خود اپنی عبادت کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور اپنے آپ کو انہوں نے معبود سمجھا ہے۔ اگرچہ پروردگار کے قائل ہیں لیکن انہوں نے اپنی ذات میں اس کا حلول و اتحاد ثابت کیا ہے اور اس وجہ سے وہ مخلوقات کو اپنی عبادت کی طرف بلاتے ہیں اور اپنے آپ کو انہوں نے معبود کہلوایا ہے اور حرامکاریوں میں بے تحاشا مبتلا ہوئے ہیں اس گمان پر کہ معبود کو کوئی چیز ناجائز نہیں ہے۔ اپنی مخلوقات میں جو چاہے تصرف کرے۔ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے راجندر اور کرشن کا کافر ہونا ثابت اور واضح ہے۔ کفار و مشرکین کے بارے میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

ان الذین کفروا من اہل الکتاب و المشرکین فی نار جہنم خلدین فیہا اولئک ہم شر البریۃ (پ ۳۰ آیہ نمبر ۶)

یعنی جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں رہیں گے وہی تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔

مسلمانو! انصاف للہ انصاف اللہ عزوجل کفار و مشرکین کو ساری مخلوق سے بدتر بتائے مودودی صاحب ان کی مدح سرائی فرمائیں ان کو مرتبہ کمال پر بتائیں۔

مسلمانوں کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

ان الذین آمنوا و عملوا الصلحت اولئک ہم خیر البریۃ

بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔" مودودی صاحب ان پر تنقید فرمائیں ان میں نقص و عیب گنائیں۔

الحاصل کلام اللہ عزوجل جن کو تمام مخلوق میں بہتر بتائے مودودی صاحب ان کو بدتر بتائیں، اور اللہ عزوجل جن کو تمام مخلوق سے بدتر فرمائے مودودی صاحب ان کو بہتر اور مرتبہ کمال پر بتائیں۔

یہ [illegible] انبیاء و رسل، صحابہ کرام اور بزرگان دین کے بارے میں مودودی صاحب [illegible] اور ان کے مذہب کی حقیقت مودودی صاحب کی تصانیف میں اس [illegible] کے عبارات بکثرت موجود ہیں۔ ہم نے برائے اختصار چند حوالہ جات پر اکتفا کیا تاکہ ہمارے مسلمان بھائی! اس "مذہب جدید" سے آگاہ ہوں اور خود کو اس فتنہ عظیمہ سے محفوظ رکھیں اور اپنے اعزا و احباب کو بھی اس فتنہ سے بچائیں۔

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد والہ واصحابہ اجمعینo

سگ درگاہ رضویت

محمد عبدالوہاب خان قادری رضوی